

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو اکیاسی

نصف شب کی پکار اور روم کا نبوتی کردار: کتاب دانی ایل میں آخری ایام کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-04-11

دانی ایل کے گیارہویں باب کے اندر نبوت کی کئی ایسی سطریں ہیں جو سب کی سب اس باب کی آخری چھ آیات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ وہ حصہ جو 1989 میں وقت آخر سے لے کر آیت چالیس کی تاریخ کے مطابق آیت اکتالیس کے سنڈے لا تک ہم آہنگ ہے، نبوت کا وہی حصہ ہے جو آخری ایام تک مہر بند رکھا گیا تھا۔ یہ یسوع مسیح کے مکاشفہ کے ساتھ دانی ایل کی تکمیل ہے، جو آزمائش کی مہلت بند ہونے سے ذرا پہلے غیر مہر شدہ کی جاتی ہے۔ آیت دو ٹرمپ کو متعارف کراتی ہے، جو آخری ریپبلکن صدر، آخری صدر، وہ صدر ہے جو سات میں سے ہے اور آٹھواں ہے، اور وہ سب سے مالدار صدر ہے جس نے 2015 میں اپنی امیدواری کا اعلان کرتے ہی گلوبلسٹوں کو برانگیختہ کرنا شروع کر دیا۔ آیت دس 1989 کی نشان دہی کرتی ہے، اور آیات گیارہ اور بارہ یوکرینی جنگ کی نشان دہی کرتی ہیں جو 2014 میں شروع ہوئی، پوتن کی فتح اور اس کے بعد اس کے زوال کے ساتھ۔

آیات تیرہ سے پندرہ تک، آیت چالیس میں مذکور تین جنگوں میں سے تیسری کو بیان کرتی ہیں، جس کا آغاز 1989 میں سوویت یونین کے انہدام سے ہوتا ہے، پھر یوکرین کی جنگ آتی ہے، اور اس کے بعد پانیوم کی جنگ، جو ریاست ہائے متحدہ میں منحرف پروٹسٹنٹ ازم کی دنیا کے عالمگیریت پسندوں کے خلاف بیرونی جدوجہد کی نمائندگی کرتی ہے۔

مرتد پروٹسٹنٹ ازم غالب آتا ہے، اور اُس تین گنا اتحاد کا درجہ بند تعلق قائم کرتا ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے نفاذ پر عمل میں آئے گا۔ وہ درندہ کیتھولکیت ہے، اور وہ تین قوتوں کی سربراہ ہے، جسے یزبل اور بے شمار دیگر علامتوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ بدکار عورت ہے جو درندے پر سوار ہے اور اس پر حکمرانی کرتی ہے۔

جھوٹا نبی ریاستہائے متحدہ ہے، جس کی نمائندگی اُس کے شوہر اخی اب سے ہوتی ہے، جو اژدہا کی دس گنا مملکت کا سربراہ ہے۔ 200 ق م میں پینیم کی جنگ عالمگیریت اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے درمیان بیرونی کشمکش کی تمثیل پیش کرتی ہے۔ اندرونی کشمکش کی نمائندگی 167 ق م کی بغاوت سے ہوتی ہے، جس کے بعد 164 ق م میں ہنوکاہ کے طور پر یادگار ٹھہرائی جانے والی ہیکل کی ازسرنو تخصیص ہوئی، اور پھر اس کے بعد 161 ق م سے 158 ق م تک کا ایک دور آیا، جو اس امر کی تمثیل ہے کہ ریاستہائے متحدہ کلیسیا اور ریاست کے کیتھولک اتحاد کی ایک شبیہ قائم کرتا ہے، جیسا کہ "league" سے ظاہر کیا گیا ہے۔

تیرھویں آیت میں، یوریا اسمتھ ہمیں بتاتے ہیں کہ جنگِ رافیا کے چودہ سال بعد، بطلموس "بے اعتدالی اور عیاشی" کی وجہ سے مر جاتا ہے، اور اس کے بعد اس کا بیٹا، بطلموس ایپیفینیس، جو اس وقت چار یا پانچ برس کا بچہ تھا، تخت نشین ہوتا ہے۔ اسی دوران، انطیوخس نے اپنی بادشاہی میں بغاوت کو دبا دیا تھا، اور مشرقی حصوں کو مطیع بنا کر وہاں استحکام قائم کر دیا تھا؛ چنانچہ جب کمسن ایپیفینیس مصر کے تخت پر آیا تو وہ کسی بھی مہم کے لیے فارغ تھا۔ پوتن کی عارضی فتح ختم ہونے کے بعد، ٹرمپ مصر کے نئے کم سن بادشاہ سے نمٹنے کے لیے تیار ہوگا۔ ایسا کرنے سے پہلے، وہ امریکہ کے اندر ایک "بغاوت کو کچل" چکا ہوگا۔

جب ٹرمپ منتخب ہوں گے، وہ ایسے قوانین نافذ کریں گے جن کی مثال 1798 کے 'ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس' سے دی جا سکتی ہے، اور 'ہیبیس کورپس' کو بھی معطل کریں گے، جیسا کہ پہلے ریپبلکن صدر

نے ایک خانہ جنگی کے ردعمل میں کیا تھا۔ ان کے اقدامات کی مماثلت صدر گرانٹ کے ان اقدامات سے بھی کی گئی ہے جب انہوں نے کو کلکس کلان سے نمٹا، اسی طرح ایف۔ ڈی۔ روزویلٹ کے ان اقدامات سے جب انہوں نے دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانیوں اور دیگر کو قید کیا، اور جارج بش آخری کے 'پیٹریاٹ ایکٹ' سے بھی۔

وہ، سلوکس کی طرح، ریاستہائے متحدہ میں بغاوت کو کچل دے گا، اور پھر اپنی نگاہیں مصر کے "کم سن بادشاہ" کی طرف کرے گا۔ ایسا کرتے ہوئے، وہ مقدونیہ کے فلپ کے ساتھ اتحاد قائم کرے گا، کیونکہ سمتھ لکھتا ہے، "اسی وقت مقدونیہ کے بادشاہ فلپ نے انطیوخس کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تاکہ بطلموس کی سلطنت کو آپس میں تقسیم کر لیں، ہر ایک نے یہ تجویز پیش کی کہ وہ اپنے نزدیک ترین اور اپنے لیے سب سے موزوں حصے لے۔ یہاں جنوب کے بادشاہ کے خلاف ایسا اٹھ کھڑا ہونا تھا جو پیش گوئی کے پورا ہونے کے لیے کافی تھا، اور بلا شبہ وہی واقعات تھے جنہیں پیش گوئی نے مراد لیا تھا۔"

ٹرمپ نیٹو (اقوام متحدہ) کی اقوام کے ساتھ ایک مضبوط اتحاد قائم کرے گا، تاکہ روس سے نمٹا جائے، اور پوتن کے زوال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اثرات کے حل کی پیچیدگیوں کا سامنا کیا جائے۔ اس وقت، آیت چودہ کے مطابق، اور اسمتھ کی تفسیر کے بموجب، "ایک نئی قوت متعارف کرائی جاتی ہے۔" پاپائیت روس اور اس کی تابع ریاستوں کو نیٹو اور ریاستہائے متحدہ کے اقتدار سے محفوظ رکھنے کے لیے مداخلت کرے گی، یا جیسا کہ اسمتھ کی تفسیر میں مذکور ہے، "روم نے کلام کیا؛ اور شام اور مقدونیہ نے جلد ہی اپنے خواب کے منظرنامے میں ایک تبدیلی آتی ہوئی پائی۔ رومیوں نے مصر کے نوجوان بادشاہ کی طرف سے مداخلت کی، اس عزم کے ساتھ کہ اسے اس تباہی سے محفوظ رکھا جائے جو انطیوخس اور فلپ نے اس کے لیے تجویز کر رکھی تھی۔ یہ 200 قبل مسیح تھا، اور شام و مصر کے معاملات میں رومیوں کی پہلی اہم مداخلتوں میں سے ایک تھا۔"

روم، صور کی فاحشہ، پھر اپنے گیت گانا شروع کرتی ہے اور زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زنا کرتی ہے، اس سے پہلے کہ وہ بادشاہ پوری طرح اس کے مطیع ہو جائیں—جو صرف دو آیات بعد ہوتا ہے۔ اسی وقت جنگ پانیئم پیش آئی۔ سن 200 قبل مسیح اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ صور کی فاحشہ گانا شروع کرتی ہے، اور وہ ایسا روس کے تحفظ کے حوالے سے کرتی ہے، جیسے امریکا اور اقوام متحدہ نے ابھی ابھی اپنے باہمی فائدے کے لیے تقسیم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ فاحشہ ان دونوں پر غالب آتی ہے، مگر پھر پانیئم کی "جنگ" وقوع پذیر ہوتی ہے اور امریکا اقوام متحدہ پر غالب آتا ہے۔

علامتی طور پر، تینتیس برس بعد مودین کی بغاوت ریاستہائے متحدہ میں شروع ہوتی ہے۔ علامتی طور پر، اس کے تین برس بعد، نام نہاد پروٹسٹنٹ ازم اور ایک آئینی جمہوریہ کی ازسرنو تخصیص قائم کی جاتی ہے، جیسا کہ حنوکا سے ظاہر کیا گیا ہے۔ علامتی طور پر، اس کے تین برس بعد، وہ مدت شروع ہوتی ہے جس کی نمائندگی یہودیوں کے روم کے ساتھ اتحاد سے ہوتی ہے۔

آخری تحریکیں بہت تیز ہوں گی، لہذا آیات میں بیان کیے گئے اڑتالیس برسوں سے جس تاریخ کی نمائندگی کی گئی ہے وہ تیز رفتار واقعات کے ایک سلسلے کو بیان کرتی ہے جسے نبوت نے خاص طور پر 1989 میں وقت انتہا کے آغاز کے طور پر پہچانا ہے، پھر 2014 میں آیات گیارہ اور بارہ کی دوسری جنگ، اور اس کے بعد 2015، جب ٹرمپ نے صدارت کے لیے اپنی امیدواری کا اعلان کیا، اور یوں اس کا عالمگیریت کو ابھارنے کا نبوی کام شروع ہوا۔ جب ٹرمپ اس خانہ جنگی کو دبانے کا کام شروع کرے گا جو پہلے ہی جاری ہے، تو وہ اقوام متحدہ (نیٹو—فلپ مقدونی) کے ساتھ اتحاد کی کوشش کرے گا، اور روم گانا شروع کر دے گا۔ اتحاد کی یہ کوشش دو طاقتوں کے درمیان برتری کی کشمکش میں بدل جاتی ہے جس کی نمائندگی جنگ پانیئم کرتی ہے۔

پس پانیم آیت تیرہ کا سنگِ میل ہے، جہاں اتوار کے قانون سے پہلے آنے والی آخری تیز رفتار پیش رفتیں شروع ہوتی ہیں۔ تمام انبیاء نے اس زمانے کی نسبت جس میں وہ رہتے تھے، دنیا کے انجام کے بارے میں زیادہ کلام کیا، اور یسوع بلا شبہ تمام نبیوں میں سب سے عظیم تھے۔ بالکل صلیب سے پہلے، جو اتوار کے قانون کی علامت ہے اور جسے آیت سولہ میں پیش کیا گیا ہے، یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ پانیم کے سفر پر گئے۔ وہاں ان کا قیام، اور وہاں جو تعلیمات انہوں نے پیش کیں، جلد آنے والی جنگِ پانیم کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ تاریخ بھر میں پانیم کے کئی نام رہے ہیں، اور یسوع کے زمانے میں پانیم کا نام قیصریہ فلپی تھا۔

یسوع اور اُس کے شاگرد اب قیصریہ فلپی کے آس پاس کے قصبوں میں سے ایک میں پہنچ چکے تھے۔ وہ جلیلہ کی حدود سے باہر تھے، ایسے علاقے میں جہاں بت پرستی غالب تھی۔ یہاں شاگرد یہودیت کے غالب اثر سے الگ ہو گئے، اور ان کا بت پرستانہ عبادت سے زیادہ قریبی سابقہ پڑا۔ ان کے اردگرد توہم پرستی کی وہ صورتیں موجود تھیں جو دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی تھیں۔ یسوع کی خواہش تھی کہ ان چیزوں کے مشاہدے سے انہیں بت پرستوں کے لیے اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔ اس علاقے میں اپنے قیام کے دوران، انہوں نے عوام کو تعلیم دینے سے کنارہ کش ہونے اور اپنے شاگردوں کے لیے اپنے آپ کو زیادہ پوری طرح وقف کرنے کی کوشش کی۔

وہ انہیں اُس دکھ کے بارے میں بتانے ہی والا تھا جو اُس کا منتظر تھا۔ لیکن پہلے وہ اکیلا الگ چلا گیا اور اُس نے دعا کی کہ اُن کے دل اُس کے کلام کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ جب وہ اُن کے پاس آیا تو اُس نے فوراً وہ بات نہ کہی جو وہ انہیں بتانا چاہتا تھا۔ اس سے پہلے اُس نے انہیں یہ موقع دیا کہ وہ اُس پر اپنے ایمان کا اقرار کریں تاکہ اُنے والی آزمائش کے لیے وہ مضبوط ہو جائیں۔ اُس نے پوچھا، 'لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں ابنِ آدم کون ہوں؟'

افسوس کے ساتھ شاگردوں کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ اسرائیل اپنے مسیحا کو پہچاننے میں ناکام رہا تھا۔ بعض نے تو واقعی، جب انہوں نے اس کے معجزات دیکھے، اسے فرزندِ داؤد قرار دیا تھا۔ بیت صیدا میں جن ہجوموں کو کھانا کھلایا گیا تھا، انہوں نے اسے اسرائیل کا بادشاہ قرار دینے کی خواہش کی تھی۔ بہت سے لوگ اسے نبی ماننے کو تیار تھے، لیکن وہ اسے مسیحا نہیں سمجھتے تھے۔

اب یسوع نے خود شاگردوں سے متعلق دوسرا سوال کیا: 'مگر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟' پطرس نے جواب دیا، 'تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔'

ابتدا ہی سے پطرس نے یسوع کو مسیح مانا تھا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی منادی سے قائل ہو کر مسیح کو قبول کرنے والے بہت سے اور لوگ، جب وہ قید کیا گیا اور قتل کر دیا گیا، یوحنا کی ماموریت کے بارے میں شک کرنے لگے؛ اور اب وہ اس پر بھی شک کرنے لگے کہ یسوع وہی مسیح ہے جس کا وہ مدتوں سے انتظار کر رہے تھے۔ بہت سے شاگرد جنہوں نے پرجوش امید باندھ رکھی تھی کہ یسوع داؤد کے تخت پر بیٹھ گا، جب انہوں نے محسوس کیا کہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں، تو وہ اسے چھوڑ گئے۔ لیکن پطرس اور اس کے ساتھی اپنی وفاداری سے نہ پھرے۔ کل تعریف کرنے اور آج ملامت کرنے والوں کی ڈگمگاتی روش نے نجات دہندہ کے سچے پیروکار کے ایمان کو متزلزل نہ کیا۔ پطرس نے کہا، 'تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔' اس نے یہ انتظار نہ کیا کہ اس کے خداوند کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے، بلکہ اسے اس کی فروتنی کی حالت میں ہی قبول کیا۔

پطرس نے بارہ شاگردوں کے ایمان کا اظہار کیا تھا۔ لیکن شاگرد ابھی تک مسیح کی ماموریت کو سمجھنے سے بہت دور تھے۔ کاپنوں اور حاکموں کی مخالفت اور غلط بیانی، اگرچہ وہ انہیں مسیح سے پھیر نہ سکتی تھی، پھر بھی انہیں سخت الجھن میں ڈالتی تھی۔ انہیں اپنی راہ صاف طور پر دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ان کی ابتدائی تربیت کا اثر، ربیوں کی تعلیمات، اور روایت کی قوت اب بھی سچائی کے مشاہدے میں حائل تھیں۔ وقتاً فوقتاً یسوع کی طرف سے نور کی قیمتی کرنیں ان پر چمکتیں، پھر بھی وہ اکثر سایوں میں ٹٹولتے ہوئے آدمیوں کی مانند تھے۔ مگر اسی دن، اس سے

پہلے کہ انہیں اپنے ایمان کی عظیم آزمائش کے روبرو کیا جاتا، رُوحُ القُدُسِ قدرت کے ساتھ ان پر نازل ہوا۔ کچھ دیر کے لیے ان کی نگاہیں 'جو نظر آتی ہیں' سے ہٹ کر 'جو نظر نہیں آتیں' پر لگ گئیں۔ 2 کرنتھیوں 4:18۔ انسانیت کے پردے کے نیچے انہوں نے خدا کے بیٹے کا جلال پہچانا۔

یسوع نے پطرس کو جواب دیا اور کہا، "مبارک ہے تو، شمعون بن یونا، کیونکہ یہ تجھ پر گوشت اور خون نے ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے باپ نے جو آسمان میں ہے۔"

وہ سچائی جس کا پطرس نے اقرار کیا تھا، مومن کے ایمان کی بنیاد ہے۔ یہ وہی ہے جسے خود مسیح نے حیاتِ ابدی قرار دیا ہے۔ لیکن اس علم کی ملکیت خودستائی کی کوئی بنیاد نہ تھی۔ یہ پطرس پر اس کی اپنی کسی دانائی یا نیکی کے سبب ظاہر نہ ہوئی تھی۔ انسانیت کبھی اپنی ذات سے الہی معرفت تک نہیں پہنچ سکتی۔ 'وہ آسمان کی پلندی تک ہے؛ تو کیا کر سکتا ہے؟ پاتال سے بھی گہرا؛ تو کیا جان سکتا ہے؟' ایوب 11:8۔ صرف روحِ بنوت ہی ہمیں خدا کی وہ گہرائیاں آشکار کر سکتی ہے جنہیں 'نہ آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ وہ انسان کے دل میں آئیں۔' 'خدا نے انہیں ہم پر اپنی روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا ہے، کیونکہ روح سب چیزوں بلکہ خدا کی گہرائیوں تک کی تحقیق کرتی ہے۔' اول کرنتھیوں 2:9، 10۔ 'خداوند کا بھید اُن کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں؛ اور یہ حقیقت کہ پطرس نے مسیح کے جلال کو پہچانا، اس بات کی دلیل تھی کہ وہ 'خدا سے تعلیم یافتہ' تھا۔ زبور 25:14؛ یوحنا 6:45۔ آہ، واقعی، 'مبارک ہے تو، شمعون بن یونا، کیونکہ جسم و خون نے یہ تجھ پر ظاہر نہیں کیا۔'

یسوع نے مزید فرمایا: 'اور میں تجھ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور پاتال کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔' پطرس نام کے معنی ایک پتھر—ایک لڑھکتا ہوا پتھر—ہیں۔ پطرس وہ چٹان نہ تھا جس پر کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی۔ جب اس نے لعنتِ ملامت اور قسمیں کھا کر اپنے خداوند کا انکار کیا تو پاتال کے دروازے اس پر غالب آ گئے۔ کلیسیا اُس ایک پر تعمیر کی گئی جس پر پاتال کے دروازے غالب نہ آسکے۔

نجات دہندہ کی آمد سے صدیوں پہلے موسیٰ نے اسرائیل کی نجات کی چٹان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ زبور نویس نے 'میری قوت کی چٹان' کے بارے میں گایا تھا۔ یسعیاہ نے لکھا تھا، 'خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں صہیون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہوں—آزمودہ پتھر، قیمتی سنگ زاویہ، مضبوط بنیاد۔' استثنا 32:4؛ زبور 62:7؛ یسعیاہ 28:16۔ خود پطرس نے الہام کے تحت لکھتے ہوئے اس نبوت کو یسوع پر منطبق کیا۔ وہ کہتا ہے، 'اگر تم نے چکھا ہے کہ خداوند مہربان ہے: اسی کے پاس آ کر، جو زندہ پتھر ہے—اگرچہ آدمیوں کی طرف سے رد کیا گیا، مگر خدا کے نزدیک برگزیدہ اور قیمتی ہے—تم بھی زندہ پتھروں کی مانند ایک روحانی گھر بنائے جا رہے ہو۔' 1-پطرس 3:2-5، R. V.

"کوئی انسان اُس کے سوا اور کوئی بنیاد نہیں رکھ سکتا جو رکھی گئی ہے، یعنی یسوع مسیح۔" 1 کرنتھیوں 3:11۔ یسوع نے کہا، "اسی چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا۔" خدا کے حضور، اور تمام آسمانی بستیوں کے سامنے، اور جہنم کی نادیدہ فوج کے روبرو، مسیح نے زندہ چٹان پر اپنی کلیسیا کی بنیاد رکھی۔ وہ چٹان خود وہی ہے—اُس کا اپنا بدن—جو ہمارے لیے توڑا اور گُوتا گیا۔ اس بنیاد پر بنی ہوئی کلیسیا کے خلاف جہنم کے دروازے غالب نہ آئیں گے۔

جب مسیح نے یہ کلمات کہے تو کلیسیا کتنی کمزور دکھائی دیتی تھی! محض چند ایمان دار تھے، جن کے خلاف شیاطین اور بدکار انسانوں کی ساری قوتیں جھونک دی جاتیں؛ پھر بھی مسیح کے پیروکاروں کو خوف نہ کرنا تھا۔ اپنی قوت کی چٹان پر قائم ہونے کے باعث وہ مغلوب نہیں ہو سکتے تھے۔

چھ ہزار برس سے ایمان مسیح پر استوار رہا ہے۔ چھ ہزار برس سے شیطانی قہر کے سیلاب اور طوفان ہماری نجات کی چٹان پر ٹوٹ پڑے ہیں؛ مگر وہ متزلزل نہیں ہوئی۔

پطرس نے وہ سچائی بیان کی تھی جو کلیسیا کے ایمان کی بنیاد ہے، اور اب یسوع نے اسے ساری جماعتِ ایمانداران کے نمائندہ کے طور پر عزت بخشی۔ اُس نے کہا، "میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔"

"آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں" مسیح کے کلمات ہیں۔ پاک کلام کے تمام الفاظ اسی کے ہیں، اور یہاں ان سب کو شامل سمجھا گیا ہے۔ ان کلمات میں آسمان کو کھولنے اور بند کرنے کا اختیار ہے۔ وہ ان شرائط کو ظاہر کرتے ہیں جن کی بنیاد پر انسان قبول کیے جاتے ہیں یا رد کر دیے جاتے ہیں۔ پس جو لوگ خدا کے کلام کی منادی کرتے ہیں ان کا کام یا تو زندگی کے لیے زندگی کی خوشبو ہے یا موت کے لیے موت کی خوشبو۔ ان کا مشن ابدی نتائج کے بھاری بوجھ کا حامل ہے۔

نجات دہندہ نے انجیل کا کام پطرس کو انفرادی طور پر سپرد نہیں کیا تھا۔ بعد میں، پطرس سے کہے گئے الفاظ کو دہرائے ہوئے، اُس نے انہیں براہ راست کلیسیا پر منطبق کیا۔ اور اسی مفہوم کی بات بارہ شاگردوں سے بھی کہی گئی، بطور اہل ایمان کی جماعت کے نمائندے۔ اگر یسوع نے شاگردوں میں سے کسی ایک کو دوسروں پر کوئی خاص اختیار سونپا ہوتا، تو ہم انہیں بار بار اس بات پر بحث کرتے نہ پاتے کہ سب سے بڑا کون ہوگا۔ وہ اپنے آقا کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے، اور جسے اُس نے چنا تھا اسے عزت دیتے۔

اپنے لئے کسی ایک کو سربراہ مقرر کرنے کے بجائے، مسیح نے شاگردوں سے کہا، 'تم ربی نہ کہلاؤ؛' اور نہ استاد کہلاؤ، کیونکہ تمہارا ایک ہی استاد ہے، یعنی مسیح۔' متی 23:8، 10.

'پر مرد کا سر مسیح ہے۔' خدا، جس نے نجات دہندہ کے قدموں کے نیچے سب چیزیں رکھ دیں، 'اس نے اُسے کلیسیا کے لیے، جو اُس کا بدن ہے، ہر چیز پر سردار مقرر کیا، جو اُس کی معموری ہے جو سب میں سب کچھ بھر دیتا ہے۔' 1 کرنتھیوں 11:3؛ افسیوں 1:22، 23۔ کلیسیا مسیح پر بطور بنیاد تعمیر کی گئی ہے؛ اسے اپنے سر کے طور پر مسیح کی فرمانبرداری کرنی ہے۔ اسے انسان پر انحصار نہیں کرنا چاہیے، نہ انسان کے زیر اختیار ہونا چاہیے۔ بہت سے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ کلیسیا میں اعتماد کا منصب انہیں یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ طے کریں کہ دوسرے لوگ کیا ایمان رکھیں اور کیا کریں۔ اس دعوے کی خدا توثیق نہیں کرتا۔ نجات دہندہ فرماتا ہے، 'تم سب بھائی ہو۔' سب آزمائش کے سامنے بے نقاب ہیں، اور خطا کے معرض میں ہیں۔ ہم رہنمائی کے لیے کسی فانی ہستی پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ ایمان کی چٹان کلیسیا میں مسیح کی زندہ حضوری ہے۔ اسی پر سب سے کمزور بھی تکیہ کر سکتا ہے، اور جو اپنے آپ کو سب سے قوی سمجھتے ہیں وہ سب سے کمزور ثابت ہوں گے، جب تک وہ مسیح کو اپنی کفایت نہ بنائیں۔ 'ملعون ہے وہ آدمی جو آدمی پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازو بناتا ہے۔' خداوند 'چٹان ہے، اُس کا کام کامل ہے۔' 'مبارک ہیں وہ سب جو اس پر توکل کرتے ہیں۔' یرمیاہ 17:5؛ استثنا 32:4؛ زبور 2:12.

پطرس کے اقرار کے بعد، یسوع نے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ کسی سے یہ نہ کہیں کہ وہ مسیح ہے۔ یہ حکم فقیہوں اور فریسیوں کی ڈٹی ہوئی مخالفت کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ اس سے بڑھ کر، عوام اور حتیٰ کہ خود شاگردوں کے ہاں بھی مسیح کے بارے میں اتنا غلط تصور تھا کہ اگر اس کے بارے میں علانیہ اعلان کیا جاتا تو انہیں اس کی شخصیت یا اس کے کام کا صحیح تصور نہ ملتا۔ لیکن وہ روز بروز اُن پر اپنے آپ کو نجات دہندہ کے طور پر ظاہر کر رہا تھا، اور یوں وہ چاہتا تھا کہ انہیں اس کی مسیحانہ حیثیت کا درست تصور ملے۔

"شاگرد اب بھی یہ توقع رکھتے تھے کہ مسیح ایک دنیاوی شہزادے کے طور پر حکومت کرے گا۔ اگرچہ وہ اتنے عرصہ تک اپنے مقصد کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھا، تاہم وہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہمیشہ محتاجی اور گمنامی کی حالت میں نہیں رہے گا؛ وہ وقت قریب تھا جب وہ اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ یہ کہ کاہنوں اور ربیوں کی نفرت پر کبھی غلبہ نہ پایا جائے گا، یہ کہ مسیح کو اسی کی

اپنی قوم رد کر دے گی، ایک فریب کار کے طور پر مجرم ٹھہرائے گی، اور ایک بدکار کے طور پر مصلوب کرے گی،—ایسا خیال شاگردوں کے دل میں کبھی نہیں آیا تھا۔ لیکن تاریکی کی قدرت کی گھڑی نزدیک آ رہی تھی، اور یسوع کو اپنے شاگردوں پر وہ کشمکش ظاہر کرنی تھی جو ان کے سامنے تھی۔ وہ غمگین تھا کیونکہ وہ اس آزمائش کو پیشگی دیکھ رہا تھا۔ "The Desire of Ages, 411-415

دانی ایل باب گیارہ کی آیت سولہ، امریکہ میں جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس "زلزلے" کی گھڑی سے ذرا پہلے، وہ امیدوار جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے خواہاں ہیں، اپنی نیند سے جاگ اٹھتے ہیں۔ انہیں جگانے والی چیز ایک پیشین گوئی کا پیغام ہے۔ اس وقت دو طبقے نمایاں ہو جاتے ہیں، اور جیسا کہ دس کنواریوں کی تمثیل میں دکھایا گیا ہے، ایک طبقے کے برتنوں میں تیل ہے، جب کہ دوسرے کے پاس نہیں۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ نہ صرف اس نبوتی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جو اتوار کے قانون سے پہلے واقع ہوتی ہے، بلکہ وہ اس "پیغام" کی بھی نمائندگی کرتی ہیں جو دس کنواریوں کی تمثیل کے سیاق میں "تیل" ہے، جو دانا لوگوں کے پاس ہوگا تاکہ وہ خدا کی مہر حاصل کریں اور عظیم زلزلے کی گھڑی میں علم کی مانند بلند کیے جائیں۔ یہ مضامین اب اپنے سلسلے کے نقطہٴ عروج تک پہنچ چکے ہیں، کیونکہ ان آیات میں نمایاں کیا گیا پیغام وہ سنہری تیل ہے جو دو سنہری نالیوں کے ذریعے انڈیلا جاتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جب تک وہ لوگ جو حق کا اقرار کرتے ہیں شیطان کی خدمت کر رہے ہیں، اُس کا جہنمی سایہ خدا اور آسمان پر ان کی نظر کو منقطع کر دے گا۔ وہ ان لوگوں کی مانند ہوں گے جنہوں نے اپنی پہلی محبت کھو دی ہے۔ وہ ابدی حقیقتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ جو کچھ خدا نے ہمارے لیے تیار کیا ہے وہ زکریا کی کتاب کے ابواب 3 اور 4، اور 12:4-14 میں پیش کیا گیا ہے: 'اور میں نے پھر جواب دیا اور اُس سے کہا، یہ دو زیتون کی شاخیں کیا ہیں جو دو سنہری نالیوں کے ذریعے اپنے اندر سے سنہرا تیل انڈیلتی ہیں؟ اور اُس نے مجھے جواب دیا اور کہا، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، نہیں، اے میرے آقا۔ تب اُس نے کہا، یہ دو ممسوح ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے پاس کھڑے رہتے ہیں۔'

خداوند وسائل و اسباب سے لبریز ہے۔ اس کے ہاں کسی سہولت کی کمی نہیں۔ ہماری کم ایمانی، ہماری دنیا پرستی، ہماری کھوکھلی باتیں، اور ہماری گفتگو میں ظاہر ہونے والی بے اعتقادی ہی وہ سبب ہے کہ ہمارے گرد تاریک سائے جمع ہو جاتے ہیں۔ مسیح نہ تو قول میں اور نہ کردار میں اس طور پر آشکار ہوتا ہے کہ وہ بالکل دلاویز اور دس ہزار میں سب سے اعلیٰ ہے۔ جب جان باطل پر اترنے پر راضی ہو جاتی ہے تو روح خداوند اس کے لیے بہت کم کر سکتی ہے۔ ہماری کوتاہ بین نظر سایہ تو دیکھتی ہے مگر اس کے پار کے جلال کو نہیں دیکھ پاتی۔ فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جن کی تصویر ایک غضبناک گھوڑے کی طرح پیش کی گئی ہے جو بندھن توڑ کر تمام روئے زمین پر جھپٹنے کوئے تاب ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لیے ہوئے ہے۔

"کیا ہم ابدی جہان کی عین سرحد پر سوئے رہیں؟ کیا ہم سست اور سرد اور مردہ رہیں؟ آہ، کاش ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور سانس اُس کے لوگوں میں پھونکی جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ رہیں۔ ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راستہ تنگ ہے، اور دروازہ سکڑا ہوا۔ لیکن جب ہم اُس تنگ دروازے سے گزرتے ہیں تو اُس کی وسعت بے حد و حساب ہوتی ہے۔" Manuscript, Releases جلد 20، 217.

"وہ ممسوح جو تمام زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہیں، اس مقام کے حامل ہیں جو ایک زمانے میں شیطان کو بطور سایہ افگن کر وہی عطا کیا گیا تھا۔ اپنے تخت کے گرد موجود مقدس ہستیوں کے وسیلے سے خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھتا ہے۔ سنہرا تیل اُس

فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس کے ذریعے خدا ایمانداروں کے چراغوں کو مہیا رکھتا ہے تاکہ وہ نہ ٹمٹائیں اور نہ بجھ جائیں۔ اگر یہ مقدس تیل خدا کی روح کے پیغامات میں آسمان سے انڈیلا نہ جاتا، تو شر کی قوتوں کو انسانوں پر کامل اختیار حاصل ہو جاتا۔

”جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری تیل کو رد کرتے ہیں جسے وہ ہماری جانوں میں اُن لوگوں تک پہنچانے کے لیے انڈیلنا چاہتا ہے جو تاریکی میں ہیں۔ جب یہ صدا بلند ہوگی، ’دیکھو، دلہا آتا ہے؛ اُس کے استقبال کے لیے نکلو،‘ تو وہ لوگ جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہیں رکھا، نادان کنواریوں کی مانند یہ پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اُن میں خود اپنے اندر یہ قدرت نہیں کہ وہ تیل حاصل کر سکیں، اور اُن کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا کے روح القدس کو مانگا جائے، اگر ہم موسیٰ کی مانند یہ التجا کریں، ’مجھے اپنا جلال دکھا،‘ تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں انڈیل دی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے وسیلہ سے وہ سنہری تیل ہمیں پہنچایا جائے گا۔ ’نہ زور سے، نہ طاقت سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔‘ راستبازی کے آفتاب کی درخشاں شعاعوں کو قبول کرنے کے باعث، خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔“ ریویو اینڈ ہیرلڈ، 20 جولائی، 1897۔